حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

سلسلۂ تصوف نمبر ۸۵

اردو ترجمہ کتاب

زبدۃ المقامات

جس میں

حضرت خواجۂ خواجگان و خواجہ جہان شاہ والا مکان حضرت قبلۂ عالم
مظہر نور اللہ خواجۂ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

و

حضرت قطب الاقطاب ہادئے شیخ و شاب ناطق بالحق والصواب
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
علیہ الرحمۃ والرضوان

نیز آپ کے خلفائے نامدار اور اولاد پاک کے حالات بوضاحت درج ہیں

جسے

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی
تاجران کتب قومی بازار کشمیری و کوچہ ککے زئیاں لاہور نے
بصرف زر کثیر با محاورہ اردو ترجمہ کرا کر

نولکشور گیلانی پرنٹنگ ورکس لاہور میں مینیجر کے اہتمام سے چھپوایا

قیمت فی جلد دو روپیہ

حوادث و آفات سے مصئون و محفوظ رہے ۔ اور وہیں سکونت بھی اختیار کریں ۔ وہی اُس جگہ کے صاحب ولایت و حکومت ہیں +

چنانچہ آپ اپنے پیر بزرگوار کے حسب الحکم وہاں گئے اور سکونت اختیار کی ۔ چونکہ آپ کی بغیر اطلاع و اجازت اس قلعہ کی تعمیر میں لوگ بیگار میں پکڑے جاتے تھے اس لئے آپ کے تصرّف سے ہر روزہ عمارت منہدم ہو جاتی اور لوگ حیران رہجاتے ۔ آخر کو بطریق کشف آپ کو معلوم ہوا کہ اس قلعہ کی تعمیر میں لوگ بیگار میں پکڑے جاتے ہیں تب آپ نے اس سے منع کیا ۔ اور خود از سرِ نو قلعہ کا بنیادی پتھر رکھا ۔ یہ قلعہ اب تک موجود و قایم ہے ۔ اُس روز سے آپ کی یمن برکت سے اُس شہر کی رونق بڑھتی گئی ۔ اور اُس دیار کے لوگ آپ کی صحبت با برکت سے فیض و برکت اور سعادت حاصل کرنے لگے ۔ اسی شہر میں آپ کی تُربت شریف بھی ہے ۔ اور قدیم زمانہ میں تو بیرون شہر تھی اور اب کثرت آبادی کی وجہ سے شہر کے درمیان واقع ہے ۔ اور یہی انہدام قلعہ کا سبب کہتے ہیں کہ ایک شب کو ہمارے خواجہ صاحب (یعنی حضرت مجدّد الف ثانی) شیخ شرف الدین بو علی قلندر قدس سرہ العزیز کو معہ ہمارے مخدوم زادوں اور دیگر درویشوں کے زیارت قبور کے لئے لے گئے ۔ اور روضہ امام رفیع الدین کے برابر عرصہ تک کھڑے رہے بعض درویشوں نے بیٹھنے کی درخواست کی ۔ لیکن آپ نے توجہ نہیں کی ۔ اس کے بعد تھوڑی دیر اپنی والدہ ماجدہ کی تربت پر کھڑے رہے ۔ فقیر بھی چونکہ آپ کے مخلصوں میں سے تھا ۔ اس لئے خیال گذرا کہ اس وقت کچھ رحمتیں اور برکات الٰہیہ آسمان سے نازل نہ ہوئی ہونگی ۔ چنانچہ صبح کو مخدوم زادہ مخزن الاسرار والعلوم خواجہ محمد معصوم ابقاء اللہ واوصلہ الی غایۃ ما تیمناہ نے بیان کیا کہ زیارت سے واپس ہونے کے بعد آپ نے بیان کیا کہ جب میں روضہ امام کے بالمحاذی کھڑا ہوا ۔ تو میں نے دعا کی کہ اے پروردگار اپنے فضل و کرم سے اس گورستان کے مردوں سے عذاب اُٹھالے ۔ آواز پہنچی کہ ایک ہفتہ کے لئے ہم نے عذاب اُٹھا لیا ۔ میں نے پھر التجا کی کہ اے پروردگار تیری رحمت کی کوئی انتہا نہیں ہے ان کی مغفرت اور زیادہ کر، حکم ہوا کہ ایک ماہ تک ہم نے عذاب اُٹھالیا ۔ اس کے بعد میں نے بیش از بیش تضرّع کی یہ فضل و کرم خاص نذر ہوئی کہ ہم نے بالکل بخشدیا +

اس کے بعد صبح کو آپ اپنے والد ماجد کے مقبرے پر تشریف لے گئے۔ اور آپ کی خاطر پر مضمون حدیث شریف مشہور و معروف گذرا کہ جب کوئی عالم کسی مقبرے پر گذر کرتا ہے تو اس مقبرے سے چالیس روز کا عذاب اٹھایا جاتا ہے۔ بمجرد اس خطرہ کے آپ کو الہام ہوا کہ ہم نے تمہاری آمد سے قیامت تک اس مقبرہ سے عذاب اٹھا لیا ہے

تو از ہر در کہ باز آئی بدیں خوبی و زیبائی
درے باشد کہ از رحمت بروے خلق بکشاید

آپ کے والد ماجد

والد ماجد آپ کے قدوۃ العارفین شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اور اس کتاب میں حضرت مخدوم کے نام سے آپ کو یاد کیا گیا ہے۔ عین عالم شباب اور تحصیل کے زمانہ میں اس راہ کا شوق آپ کے دل میں پیدا ہوا۔ اور مظہر النفوس حضرت شیخ عبدالقدوس قدس سرہ کی خدمت میں پہنچے۔ اور تلقین اذکار و اوراد حاصل کی ‎+‎

اس کے بعد آپ نے التماس کیا کہ آپ کے آستانہ علیہ پر رہیں اور درویشوں کی خدمت کیا کریں۔ شیخ نے اجازت نہیں دی اور فرمایا کہ پہلے آپ علوم دینیہ حاصل کریں۔ بعد ازاں اس راہ کی تحصیل پر کمر ہمت باندھیں۔ کیونکہ درویش بے علم ایسا ہی ہے جیسے طعام بے نمک۔ جب آپ نے شیخ کا یہ کلام سنا اور آپ کی کبر سنی کو ملاحظہ کیا۔ التماس کیا کہ مجھے خوف ہے کہ بعد تحصیل علوم کے اس گرامی صحبت کو نہ پاسکوں فرمایا اگر تم مجھے نہ پاؤ۔ میرے فرزند رکن الدین کے پاس آکر اس سے یہ طریقہ حاصل کرنا غرض آپ یہ مصراع

صبر سے کنیم تا کرم او چہ کند

زبان حال سے کہتے ہوئے تحصیل علوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ابھی تحصیل علوم ہی کر رہے تھے کہ شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال فرمایا ع

آں نامہ سوز دل بانجام رسید

اکتساب علوم و فنون کے بعد آپ سیر و سیاحت کی طرف متوجہ ہوئے۔ بعض بلاد کی